سوال

(445) لے پالک کواپنے نام سے منسوب کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کامونکی سے محمد یوسف سوال کرتے ہیں کہ میرے ایک بیٹے کے ہاں اولاد نہیں ہے جبکہ دوسرے بیٹے نے اپنی نوزائیدہ بچی میرے لاولد بیٹے کو دے دی ہے کیا یہ بیٹا لے پالک بیٹی کی ولدیت میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دور جاہلیت میں جو مسائل اصلاح طلب تھے ان میں سے ایک گود لینے یا بیٹا بنانے کا مسئلہ بھی تھا عرب کے لوگ جس بچے کو لے پالک بنا لیتے تھے اسے بالکل حقیقی اولاد کی طرح سمجھا جاتا تھا اسے وراثت بھی ملتی تھی اس کی نسبت بھی حقیقی باپ کی بجائے منہ بولے باپ کی طرف کی جاتی ہے اس کے ساتھ منہ بولی ماں اور منہ بولی بہن وہی خلا ملا رکھتی تھیں جو حقیقی بیٹے اور حقیقی بھائی سے رکھا جاتا تھا یہ رسم قدم قدم پر نکاح طلاق وراثت کے ان قوانین سے ٹکراتی تھی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے تھے یہ رسم حقیقی وارثوں کا حق مار کر ایک ایسے شخص کو حق دلواتی تھی جو سرے سے کوئی حق نہ رکھتا تھا اور جن مردوں عورتوں کے درمیان رشتہ نکاح حلال تھا یہ رسم ان کے باہمی نکاح کو حرام کرتی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ نقصان تھا کہ اسلامی قانون جن بداخلاقیوں کا دروازہ بند کرنا چاہتا تھا یہ رسم ان کے فروغ میں مددگار تھی کیوں کہ رسم کے طور پر منہ بولے رشتے میں خواہ کتنا ہی تقدس پیدا کر دیا جائے بہر حال وہ حقیقی رشتے کی طرح نہیں ہو سکتا اس مصنوعی رشتے کے تقدس پر بھروسہ کر کے جب مردوں اور عورتوں کے درمیان حقیقی رشتہ داروں کا سا خلا ملا ہو تو وہ برے نتائج پیدا کیے بغیر نہیں رہ سکتا اس لیے اسلام نے لے پالک اولاد کو حقیقی اولاد کی طرح سمجھنے کے تخیل کا قطعی استیصال کیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید کو زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ وہ حارثہ کے بیٹے تھے اللہ تعالیٰ نے اس رسم کی بایں الفاظ اصلاح فرمائی: "اور اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا نہیں بنایا ہے یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم اپنے منہ سے نکال دیتے ہو۔ (33/الاحزاب: 4) اس کی مزید اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: "ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔ (33/الاحزاب: 5)

چنانچہ حدیث میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد لوگ زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے زید بن حارثہ کہنے لگے (صحیح بخاری) نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا بیٹا کہا در آنحالیکہ وہ جانتا ہو کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے اس پر جنت حرام ہے۔ (صحیح بخاری)

اس آیت اور پیش کردہ حدیث کا تقاضا ہے کہ کسی شخص کو شرعاً اجازت نہیں کہ وہ اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور شخص کی طرف اپنا نسب منسوب کرے ہاں کسی کو پیار سے بیٹا کہہ دینا اور بات ہے اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے لہذا صورت مسئولہ میں اس نوزائیدہ بچی کی ولدیت وہی لکھوائی جائے جو حقیقی ہے لاولد آدمی کو اجازت نہیں ہے کہ ولدیت

کے طور پر اپنا نام لکھوائے قرآن وحدیث کی رو سے ایسا کرنا سخت گناہ اور ناپسندیدہ عمل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:453